ISSN: 1991-7007

اورینٹل کالج میگزین

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۸ء

مدیرِ اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر فخر الحق نوری

جلد: ۹۳
شمارہ: ۳

شمارہ مسلسل
۳۴۹

۲۰۱۸ء/ ۱۴۴۰ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور ۔ پاکستان

ہدایات برائے مقالہ نگار

اورینٹل کالج میگزین ، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور(پاکستان) سے شائع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شائع ہو رہا ہے۔اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شائع ہوتے ہیں۔یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہے۔میگزین میں شامل مقالے کو منظوری کے لیے دو ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغہ ء راز میں رکھا جاتا ہے۔مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ہر مقالے کو ایک مقامی اور ایک علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہر کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی تبدیلی یا ترمیم تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا)مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا حوالہ دیا جائے، ج)میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کی طرف سے حلفیہ فارم پر کرنا ضروری ہے۔ مقالہ نویس کے لیے ایم ایل اے (MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اخلاقی ضابطے کی پابندی لازم ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی/ نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شائع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: ایچ ای سی کی سفارشات کی روشنی میں میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔مقالہ فونٹ سائز 15 سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے ٹائٹل والے صفحے پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔مقالہ نویس کا نام اور پتا فقط ٹائٹل پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریقِ کار: تلخیص بہ زبان انگریزی 120 تا 150 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔مقالے کے متن اور آخر میں حوالے دینے کے لیے ایم ایل اے(MLA) کے جدید مینوئل میں دیے گئے اصولوں کی پابندی لازم ہے۔

پتا برائے خط کتابت: ای میل: (editor_ocm@yahoo.com)، فون: 042-37356515

ڈاک: ایڈیٹر اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- شکستِ ناروا کے توسیعی مباحث	عبدالشکور شاکر	07
2- فارسی شعر و ادب میں طنز و مزاح	اشفاق احمد ورک	29
3- کلچر: چند توضیحات	اشتیاق احمد	49
4- ڈاکٹر جمیل جالبی کا طریقۂ تدوین بحوالہ دیوان حسن شوقی	سمیرا انجم	57
5- خواجہ میر دردؔ: حسن و جمال کے صوفیانہ نقش گر	محمد افتخار شفیع	71
6- حسن اور اظہارِ حُسن کی صورتیں	عمارہ رشید	85
7- ممتاز مفتی پر صوفیانہ اثرات	سیدہ طیبہ رباب	95
8- اُردو ادب اور سیاست	شائستہ حمید خان	107
9- مغلیہ طرز زیبائش کے جمالیاتی اور فکری عوامل	اثمارہ احمد	117
10- راشدی خاندان کی خدمات حدیث	عبدالقدیر / خالق داد ملک	125

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۔۲۰۱۸ء کا تیسرا شمارہ (جلد۹۳،شمارہ۳،بابت جولائی تا ستمبر) پیشِ خدمت ہے ۔اس شمارے میں کل دس مقالے شامل ہیں۔

شکستِ ناروا ایک ایسا شعری عیب ہے جس کی نشان دہی سب سے پہلے مولانا حسرت موہانی نے کی ۔اس عیب کی نوعیت نہ صرف عروضی ہے بلکہ صرفی ونحوی بھی ہے۔اس بحث کو آگے بڑھانے والوں میں اردو ادب و تحقیق کے بڑے نام مثلاً قاضی عبدالودود، سیماب اکبرآبادی، اثر لکھنوی، نیاز فتح پوری، جوش ملسیانی، سحرعشق آبادی، عطا کاکوروی،عنوان چشتی، قدرت نقوی اور شمس الرحمٰن فاروقی شامل ہیں۔ مجلّے کا پہلا مقالہ شکستِ ناروا کے توسیعی مباحث پر مشتمل ہے جسے عبدالشکور شاکر نے قلم بند کیا ہے۔ دوسرا مقالہ فارسی شعروادب میں طنزومزاح پر ہے جسے اشفاق احمد ورک نے لکھا ہے۔صاحبِ مقالہ نے فارسی میں طنزومزاح کی روایت کا جائزہ تاریخی اعتبار سے لیا ہے۔مقالہ فارسی کے نامور ادیبوں اور شاعروں کے کلام کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔عالم گیریت اپنے جلو میں جن مسائل کو لے کر آئی، ثقافت ان میں سے ایک ہے۔اردو ادب میں کلچر پر بحث کے حوالے سے ذہن میں سب سے پہلے محمد حسن عسکری کا نام آتا ہے۔سجاد باقر رضوی، وزیر آغا، جمیل جالبی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، ممتاز حسین اور سبطِ حسن جیسے صاحبانِ فکروفن بھی اس موضوع پر اظہارِ خیال کرنے والوں میں شامل ہیں۔اشتیاق احمد کے مقالے کا موضوع یہی بحث ہے۔چنانچہ وہ کلچر کے حوالے سے چند مباحث کو زیرِ بحث لائے ہیں۔اردو کے کلاسیکی ادب کی تحقیق و تدوین میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔اردو ادب کی تاریخ ان کے بڑے کارناموں میں سے ایک ہے۔کئی پرانے ادبی مخطوطوں کی تدوین کا اعزاز بھی انھیں حاصل ہے۔دیوان حسن شوقی کی تدوین جس جانفشانی سے کی، یہ انھی کا خاصہ ہے۔سمیرا انجم نے ڈاکٹر جالبی کی تدوینی خدمات کا جائزہ ان کے مدوّنہ دیوان حسن شوقی کے تناظر میں لیا ہے۔میر درد کا تعلق ایک صوفی شاعر خاندان سے تھا۔ان کا کلام حقیقت میں خزینۂ معرفت ہے۔مجلّے کا اگلا مقالہ حسن وجمال کے صوفیانہ نقش گر یعنی حضرت خواجہ میر درد پر ہے جسے محمد افتخار شفیع

نے تحریر کیا ہے۔ حسن کیا ہے؟ یہ ہمیشہ سے فلسفے بالخصوص اس کی ذیلی شاخ جمالیات کا موضوع رہا ہے۔ حسن کے اظہار کی بہت سی صورتیں ہیں۔ انھی میں سے ایک نسوانی حسن بھی ہے۔ عمارہ رشید نے حسن اور اس کے اظہار بالخصوص نسوانی ذریعۂ اظہار پر دادِ تحقیق دی ہے۔ ممتاز مفتی اردو کے معروف ادیب ہیں۔ ان کی تحریروں میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے۔ شروع میں اگرچہ وہ اس کی طرف مائل نہیں تھے مگر قدرت اللہ شہاب کی رفاقت میں ان کا میلان صوفیانہ افکار کی طرف ہو گیا۔ سیّدہ طیبہ رباب نے ممتاز مفتی کی اسی ادبی جہت کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے اور مفتی کی تحریروں میں صوفیانہ اثرات کا جائزہ پیش کیا ہے۔

ادب اور سیاست دونوں کا موضوع انسانی معاشرے کی بھلائی ہے۔ سماجی، معاشی اور سیاسی اثرات کا ادب میں راہ پانا فطری بات ہے۔ معاصر عالمی ادبیات کا بڑا حصہ سیاست کے گرد ہی گھومتا ہے۔ اردو ادب کا معاملہ بھی کم و بیش یہی ہے۔ شائستہ حمید خان کا مقالہ اردو کی شعری و نثری کاوشوں کے تناظر میں ادب اور سیاست کے باہمی تعلق پر روشنی ڈالتا ہے۔ اشمارہ احمد کا مقالہ فنون لطیفہ سے متعلق ہے۔ انھوں نے اپنے مقالے میں مغلیہ طرزِ زیبائش کے جمالیاتی اور فکری عوامل کا احاطہ کیا ہے۔ مجلّے کا آخری مقالہ سندھ کے معروف علمی خانوادے یعنی راشدی خاندان کی علمِ حدیث کے حوالے سے خدمات کے جائزے پر مشتمل ہے۔ یہ مقالہ عبدالقدیر نے باشتراک خالق داد ملک لکھا ہے۔

ہم **اورینٹل کالج میگزین** کے اس تازہ شمارے کے مشمولات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیرِ اعلیٰ)